تاکہ جلد نمبر جلی الفاظ میں لکھنے کی ضرورت نہ رہے اور اشاریہ سازی کے تقاضے بھی پورے ہو سکیں۔

۴) اشاریئے کی افادیت میں اضافہ کرنے کے لئے یہ امر بھی مناسب ہوگا۔ کہ مقدمے کے بعد اور اشاریئے سے پہلے "تفہیم القرآن" اور اس کے فاضل مفسر رحمتہ اللہ علیہ کا تفصیلی تعارف شامل کیا جائے۔ اور خاص طور سے "تفہیم القرآن" کی جلدوں کی تفصیل قارئین اشاریہ کو مہیا کی جائے تاکہ اشاریہ سے استفادہ آسان ہو۔

۵) فاضل مرتبین نے باہمی حوالہ جات کا طریقہ اپنایا ہے جو بہت مفید ہوتا ہے لیکن اس کتاب میں اس نظام نے بعض بڑی دلچسپ صورتیں پیدا کر دی ہیں۔ مثلاً لفظ "ابلیس" دیکھئے (ص ۳۹۔ ۴۰) اس لفظ کی تفصیل پہلی، تیسری اور چوتھی کے ذیل میں درج ہے۔ جبکہ دوسری، پانچویں اور چھٹی جلد کا عنوان مقرر کر کے ہدایت دی گئی ہے کہ "دیکھئے شیطان" چونکہ یہ اشاریہ اسی طرح ترتیب دیا گیا ہے، جس طرح ہر جلد کے آخر میں فہرست مضامین درج ہے اور اشاریہ ترتیب دیتے وقت غیر ضروری تکرار کو حذف نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہ صورت سامنے آتی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ پہلے اشاریہ سازی کے اصول متعین کئے جائیں اور ان کی روشنی میں اشاریہ مرتب ہو تاکہ غیر ضروری تکرار اور الجھاو سے بچا جا سکے۔

۶) حرف "گ" (ص ۳۹۷) کے تحت دو عنوان گمان اور گناہ کا حوالہ درج ہے جبکہ حرف "گ" سے اردو میں کئی الفاظ شروع ہوتے ہیں۔ جیسے گند اور گندگی، گھمنڈ اور گنہگار وغیرہ لیکن نہ تو یہ الفاظ مذکور ہیں اور نہ ہی ان کا باہمی حوالہ درج ہے۔

۷) یوم الدین (ص ۴۷۷) عنوان ہے۔ جو اشاریہ کے مطابق جلد سوم میں مذکور ہے۔ حالانکہ ہر نمازی جانتا ہے کہ "یوم الدین" کا لفظ سورہ الفاتحہ میں ہے اور یہ قرآن حکیم کی ابتدائی سورت ہے۔ اس لئے "یوم الدین" کا لفظ تفہیم کی پہلی جلد میں ضرور ہو اور اگر کسی وجہ سے یہ عنوان تفہیم القرآن کی پہلی جلد میں قائم نہیں ہو سکا۔ تو اس امر کی ضرورت ہے کہ تفہیم کی "فہرست مضامین" پر علمی انداز میں نظرثانی کی جائے اور اسے ہر طرح سے جامع اور مانع بنایا جائے۔

۸) اشاریئے کے مطالعہ سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ آج کے دور میں کمپوزنگ کی جو سہولتیں میسر ہیں ان سے بھی خاطر خواہ استفادہ نہیں کیا گیا۔ اگر اس کتاب کو کسی ماہر کمپوزر سے

مرتب کرایا جائے تو جگہ بھی کافی بچ سکتی ہے اور کتاب دیدہ زیب بھی ہو سکتی ہے۔

ان چند امور کی نشان دہی اس جذبہ کے تحت کی گئی ہے کہ ادارہ ترجمان القرآن جب اس کتاب کا اگلا ایڈیشن طبع کرے اور مناسب سمجھے تو ان ملاحظات کو بھی پیش نظر رکھے۔

محمد طفیل